ہمارے پیر و مرشد

حضرت العلامہ مولانا الحاج صاحبزادہ میاں

سید محمد فضل المتین معینی چشتی اجمیری

گدی نشین بارگاہ عالیہ حضور سیدنا خواجہ غریب نوازؒ اجمیر شریف

یادداشت' تاثرات و سفر نامہ

از

محمد حسن الدین خاں معینی چشتی

موظف نائب ناظم زراعت

ناشر

ذکیہ بیگم معینی چشتی میموریل فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)

FALAK Printers SRD 9912366050

ہمارے پیر و مرشد

حضرت علامہ مولانا الحاج صاحبزادہ میاں

سید محمد فضل المتین معینی چشتی اجمیری

گدی نشین بارگاہِ عالیہ حضور سیدنا خواجہ غریب نوازؒ اجمیر شریف

یادداشت، تأثرات و سفرنامہ

از

محمد حسن الدین خاں معینی چشتی

موظف نائب ناظم زراعت

صفحات : ______ 48

تعدادِ اشاعت: ______ 500

سنہ اشاعت: ______ 2013 (ماہ اکتوبر)

قیمت: ______ بلاہدیہ (دعائے خیر)

ملنے کا پتہ: (ا) خانقاہِ معینیہ چشتیہ، نزد جانسن گرامر اسکول، ناچارم سکندرآباد

(۲) مکان محمد حسن الدین خان معینی چشتی، موبائل 09885259696

یہ کتاب آندھراپردیش اُردو اکیڈمی حیدرآباد کے جزوی مالی تعاون سے شائع کی گئی

ہمارے پیر و مرشد

حضرت علامہ مولانا الحاج صاحبزادہ میاں

سید محمد فضل المتین معینی چشتی اجمیری

گدی نشین بارگاہِ عالیہ حضور سیدنا خواجہ غریب نوازؒ اجمیر شریف

یادداشت، تأثرات وسفرنامہ

از

محمد حسن الدین خاں معینی چشتی

موظف نائب ناظم زراعت

ناشر

ذکیہ بیگم معینی چشتی میموریل فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)

عرض ناشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَ اَصْحَابِہِ الْاَکْرَبِیْنَ اَجْمَعِیْنَ ۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ ! جناب محمد حسن الدین خان صاحب نے بڑی ہی محنت سے کتاب ''ہمارے پیر ومرشد حضرت علامہ مولانا الحاج صاحبزادہ میاں سید محمد فضل المتین معینی چشتی اجمیری'' مرتب کی ہے جس کو میری والدہ مرحومہ جو حضرت قبلہ کی مرید تھیں کے نام سے موسوم فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام طبع کیا گیا ہے اور آج آپ کے مطالعہ میں ہے۔

حسن الدین خان صاحب نے 1973 سے حضرت قبلہ سے وابستگی اور حضرت قبلہ کے ساتھ سفر اور مشاہدات کو عقیدت و احترام اور دلچسپ انداز میں قلمبند کیا ہے جو مصنف کا کمال ہے مصنف حضرت قبلہ کے مرید خاص ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں ہے چونکہ حضرت قبلہ نے مصنف کو کئی مرتبہ بڑے خاص انداز میں یاد فرمایا ہے اور یقیناً مصنف پر حضرت قبلہ کی بڑی نوازشات اور کرم ہے۔

حسن الدین خان صاحب سے ہمارا تعلق بھی کم وبیش 35 سال قدیم ہے

میرے والد محترم جناب علی محمد صاحب اور حسن الدین خان صاحب دونوں محکمہ زراعت میں ملازم تھے اور سنگا ریڈی کے محلّہ روئی کا تالاب میں دونوں کے گھر پڑوس میں تھے ہم انہیں خان چچا کے نام سے مخاطب ہوتے ہیں۔ آپ ہی کی وساطت سے ہمیں حضرت قبلہ سے فیض یاب ہونے کا موقع نصیب ہوا ہے۔ اور ہم 32 سال سے حضرت قبلہ کے مرید ہیں۔

مصنف نے اپنی کتاب میں پیر پرستی، تصورِ شیخ، روشن ضمیری، یقین کامل اور فقیری جیسے لطیف عنوانات کو بڑے ہی عام فہم انداز میں رقم کیا ہے اور ''حضرت قبلہ کو دیکھنا دراصل خواجہ غریب نواز کو دیکھنا ہے'' لکھ کر انہوں نے اپنی غلامی مکمل کرلی۔

کافی عرصہ سے میں حضرت قبلہ کی سوانح عمری لکھنے یا لکھوانے کی کوشش میں ہوں۔ اس خواہش کا اظہار حضرت قبلہ سے بھی کر چکا ہوں لیکن حضرت قبلہ کی سادگی پسندی کے باعث ابھی تک یہ ممکن نہیں ہوسکا۔ حضرت قبلہ پر ایک جامع ویب سائیٹ تیار کرنے کا بھی ارادہ ہے اہل علم سے علمی تعاون کی خواہش ہے۔

حضرت قبلہ کی شخصیت کافی بڑی ہے آپ کے مقام و مرتبہ اہمیت و فضیلت کو بیان یا پھر قلمبند نہیں کیا جاسکتا لیکن اس کے عشرہ عشیر بھی کام ہوجائے تو اہل سلسلہ اور اہل تصوف کے لئے احسان سے کم نہیں ہوگا۔ حضرت قبلہ کا تعلق حضور خواجہ غریب نوازؒ سے ہے آپ حضرت خواجہ سید فخر الدین گردیزیؒ کی اولاد

میں سے ہیں جو حضور غریب نوازؒ کے خادم خاص تھے اور پیر بھائی و رشتہ دار بھی تھے۔ حضرت قبلہ کا نسبی شجرہ حضرت امام سیدنا موسیٰ کاظمؒ سے ملتا ہے۔ اسی طرح کے کئی اور حقائق ہیں جو اہل سلسلہ کے علم میں لانا ضروری ہے تاکہ وہ اپنی قسمت پر اور بھی نازاں ہوجائیں کہ ان کا پیر کتنی عظمت و رفعت والا ہے۔ ہم اہل سلسلہِ متین دراصل خواجہؒ کے در والے کے نہیں بلکہ خواجہؒ کے گھر والے کے ہیں۔ ہماری دعاء ہے کہ اس کتاب کو مقبولیت حاصل ہو اور نشر و اشاعت کا کام جو اس چھوٹے سے کتابچہ سے شروع ہوا ہے وہ جاری و ساری رہے اور حضرت قبلہ کی شخصیت پر کام ہوتا رہے۔ یہ کتاب صرف جناب محمد حسن الدین خان صاحب کی یادداشتوں، سفر اور مشاہدات پر مشتمل ہے جو ہمارے سرکار پیر و مرشد کی عظیم شخصیت کی ہلکی سی جھلک بیان کرتی ہے۔

سگِ درِ خواجہ، غلامِ متین

الحاج محمد عبدالقادر فیصل معینی چشتی

ممبر اکزیکیٹو کونسل، عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد

صدر: آندھراپردیش یونین آف ورکنگ جرنلسٹ، ضلع میدک

ذکیہ بیگم معینی چشتی میموریل فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) سنگاریڈی

سرپرست: خواجہ غریب نواز ویلفیر سوسائٹی (رجسٹرڈ) سنگاریڈی

ہمارے پیرومرشد

حضرت صاحبزادہ میاں سید محمد فضل المتین معینی چشتی اجمیریؒ کے بارے میں اپنے قلم کو محرک کرنے سے پہلے ان جامع اشعار کو لکھنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں۔ جس میں نہ صرف اجمیر شریف کا تقدس' عظمت، فضیلت کے ساتھ ساتھ حضرت میاں سید محمد فضل المتین معینی چشتی اجمیری کی شخصیت نمایاں طور پر ہمارے سامنے آجاتی ہے۔

بہشت بریں کے کئی راستے ہیں چلو تم عدیؔل اپنی مرضی سے لیکن
مہکتا ہوا راستہ چاہتے ہو تو اجمیر کے گلستان سے ملے گا

نہ سمجھے تھے اجمیر کے رہنے والے کہ اجمیر کو اتنی رفعت ملے گی
زمین کا یہ ٹکڑا رہے گا زمین پر' مگر سلسلہ آسمان سے ملے گا

جب سے دنیا قائم ہوئی ہے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اسلام تشریف لائے لیکن آقائے نامدار حضور اکرم ﷺ کو اللہ پاک نے جو مقام بزرگی اور عظمت کے ساتھ افضل الانبیاء کا مقام دیا وہ مقام کسی اور نبی کو حاصل نہیں ہوا۔ اللہ نے نبی کریم ﷺ کو مکہ شریف سے ہجرت کروا کر مدینہ شریف کو آباد کیا۔ جس طرح مکہ شریف میں اللہ پاک نے اپنا گھر کعبۃ اللہ کی تعمیر کروا کر قیامت تک کے لئے

اپنے بندوں کو زیارت سے شرف یابی کا موقعہ دیا اُسی طرح مدینہ شریف میں اپنے پیارے محبوب پاک محمد ﷺ کو آباد کیا اگر حضور وہاں ہجرت نہ فرماتے تو نہ مسجدِ نبوی ہوتی اور نہ ہی گنبد خضریٰ ہوتی حضور ﷺ کی آخری آرام گاہ، حور وملائکہ کے جھرمٹوں کا مرکز بنا ہوا ہے جہاں روزانہ صبح 70 ہزار فرشتے اور شام 70 ہزار فرشتے آپ ﷺ پر درود وسلام پیش کرتے رہتے ہیں اور ہر دن نئے حور وملائکہ کا نزول ہوتا رہتا ہے اور یہ سلسلہ قیامت تک چلتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح اپنے برگزیدہ ولیوں کے آستانوں کو اپنا رحمت کدہ بنائے رکھا ہے ٹھیک اُسی طرح اپنے نیک بندوں میں اپنی صفات کاملہ کو منتقل کردیتا ہے ایسی ہی مایہ ناز شخصیتوں میں ایک نام حضرت صاحبزادہ میاں سید محمد فضل المتین چشتی اجمیری ہے۔ آپ کو خواجہ اجمیریؒ کے آستانے سے راست نسبت وتعلق ہے۔ آپ ہر ملنے والے کے لئے ایک دردمندانہ دل رکھتے ہیں اور آپ سے ملنے والا یہ ضرور محسوس کرسکتا ہے کہ غریب نوازؒ والے بڑے اعلیٰ اوصاف اور اخلاق حمیدہ کے مالک ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اللہ والوں سے ملنے سے اللہ یاد آجاتا ہے اور غریب نواز والوں سے ملنے سے حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی عقیدت اور محبت بڑھتی ہی جاتی ہے۔ حضرت قبلہ سے ملاقات کرنے والا ہر فرد ان دونوں احساسات سے آشنا ہوجاتا ہے کہ اجمیر شریف کا مقام اس کا تقدس اُس کی عظمت کے پس پردہ حضور سیدنا خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کی ذات مبارک ہے آپؒ نے حکم اللہ اور حکم نبی محمد مصطفیٰ ﷺ سے اجمیر کو

اپنا مقام بنایا اور اپنے روحانی تصرفات سے اجمیر اور اجمیر کے رہنے والوں کو وہ مقام دیا کہ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

با انداز نبوت دین کی تبلیغ فرمائی

با الفاظِ دگر پیغمبر ہندوستاں خواجہ

اس طرح حضور سیدنا خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کے روحانی تصرفات سے اجمیر قیامت تک کے لئے روحانی فیضان کا سر چشمہ بن گیا۔ حضرت صاحبزادہ میاں سید محمد فضل المتین چشتی اجمیری گدی نشین بارگاہ غریب نواز (اجمیر شریف) کی شخصیت، آپ کی عظمت، آپ کا تقدس، آپ کی اولوالعزمی آپ کا بلند مرتبہ، آپ کی محبت، آپ کی صلہ رحمی' آپ کی علمیت، آپ کی بارگاہ غریب نوازؒ سے وابستگی، قربت اُس فیض رساں میٹھے چشمہ کی مانند ہے جس سے تشنہ لب اپنی پیاس بجھاتے ہیں اُسی طرح خستہ حال' پریشان حال' شکستہ دل مجبور اور لاچار انسان جب ایک بار حضرت قبلہ کی صحبت بابرکت میں ملاقات کا شرف حاصل کرلیتا ہے تو آپ کی روحانی توجہ' دلجوئی' ہمت افزائی اُس خستہ دل انسان کی تسلی اور تشفی کا باعث ہوجاتی ہے اور وہ ایسے راحت وسکون محسوس کرتا ہے جیسے ایک تھکا ہارا مسافر تمازت آفتاب سے خستہ جان ٹھنڈے اور سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھ کر فرحت واطمینان کی سانس لیتا ہے۔

شرف غلامی

میں حضرت قبلہ کا 1973 سے دامن گرفتہ ہوں۔ حضرت قبلہ اُس زمانہ میں جب کبھی اجمیر شریف سے حیدرآباد تشریف لاتے آپ کا مقام کوٹلہ عالیجاہ میں جناب جلیل صاحب کے مکان پر رہتا اُس وقت میں حضرت سے بالکل ناآشنا تھا۔ میرے برادر نسبتی ڈاکٹر مظفر جو آپ سے کوٹلہ عالیجاہ کی عارضی رہائش پر ملاقات کا شرف حاصل کر چکے تھے۔ وہ گھر آ کر اپنی ہمشیرہ یعنی میری اہلیہ سے حضرت کی اجمیر شریف سے آمد کا تذکرہ کرتے وہ حضرت سے بے حد متاثر تھے میری اور میری اہلیہ کی دلی خواہش رہی کہ حضرت قبلہ کو ایک بار غریب خانہ پر تشریف لانے کی زحمت دیں۔ پھر صاحبزادہ حضرت میاں سید محمد فضل المتین چشتی اجمیری کے مبارک قدم ہمارے گھر آتے ہیں۔ جب میں نے حضرت کو پہلی بار اپنے گھر میں دیکھا۔ حضرت سے نظر کا ملنا تھا کہ میری اندر کی دنیا ہی بدل گئی اور میں نے اور میری اہلیہ نے متفقہ طور پر ارادہ کرلیا کہ حضرت قبلہ سے چشتیہ سلسلہ میں بیعت کی سعادت حاصل کرلیں۔ اس طرح میں، میری اہلیہ اور میرے نسبتی برادر ڈاکٹر مظفر نے صدق دل سے حضرت قبلہ کی غلامی کو تسلیم کرلیا۔ جتنی دیر حضرت قبلہ ہمارے گھر تشریف فرما رہے میں اپنے گھر میں ایک نورانیت محسوس کر رہا تھا۔ آپ جو گفتگو فرما رہے تھے میں آپ کی گفتگو میں ایک چاشنی محسوس

کرر ہا تھا۔ اُس وقت آپ شیروانی اور کالی رام پوری ٹوپی پہنے ہوئے تھے۔ میں بار بار آپ کے چہرے مبارک کو دیکھتا جار ہا تھا۔ مجھے حیدرآباد کے بڑے بڑے مشائقین کی محافل میں شرکت کا اعزاز حاصل رہا ہے۔ جیسے حضرت عبداللہ شاہ صاحبؒ محدث دکن، حضرت سید پاشاہ حسینیؒ، حضرت سید غلیل اللہ حسینیؒ، حضرت سید سیف الدین شرفیؒ، حضرت شیخین احمد شطاریؒ و دیگر مشائقین لیکن حضرت قبلہ کو پہلی بار دیکھا اور دل کی گہرائیوں سے آپ کے توسط سے سلسلہ عالیہ چشتیہ میں دامن گرفتگی کی سعادت حاصل کرلی۔ حضرت سے ملنے کے بعد حضرت کے ہاتھ پر سلسلہ چشتیہ میں بیعت لینے کے بعد میری تو دنیا بدل چکی تھی۔ اور دل نے یہ گواہی دی

جب تک بکا نہ تھا تو کوئی پوچھتا نہ تھا
سرکار نے خرید کر انمول کر دیا

حضرت قبلہ کی مقناطیسی نظر کام کرگئی اور مجھے بار بار محسوس ہوا کہ بزرگان دین سے نسبت کیا ہوتی ہے کتنی اہمیت رکھتی ہے اور نسبت کا فیض کیا ہوتا ہے۔
حضرت قبلہ جتنی دیر بھی ہمارے گھر ہمارے ساتھ بیٹھے رہے آپ کی گفتگو میں ایک ایسی چاشنی تھی کہ جی چاہتا تھا کہ حضرت قبلہ گفتگو کرتے رہیں اور ہم بغور سنتے رہیں۔ آپ کی زبان مبارک سے ایک ایک لفظ موتی کی طرح نکل

رہا تھا۔ اور حضرت جتنی دیر بھی گفتگو کرتے رہے تذکرہ خواجہ غریب نوازؒ تھا۔
اُسکے بعد سے مجھے حضرت قبلہ کے بہت ہی قریب رہنے کا موقعہ ملا اور آپ کی نظر التفات نے مجھے اپنے خاص مریدوں میں شامل کرلیا۔ اُس وقت میری سرکاری ملازمت سنگاریڈی ضلع میدک پر تھی اور مددگار زراعت کی حیثیت سے کام کرر ہا تھا حضرت قبلہ جب بھی اجمیر شریف سے حیدرآباد تشریف لاتے تھے آپ کا قیام دیوڑھی نواب قدرت نواز جنگ مرحوم یاقوت پورہ میں رہتا تھا۔ اور نواب احمد اللہ خان اور اُن کی والدہ محترمہ آپ کا بے حد خیال رکھتے تھے وہ لوگ بہت معتقد تھے۔ حضرت قبلہ کے حیدرآباد قیام کے زمانے میں دیوڑھی نواب قدرت نواز جنگ ایک روحانی فیضان کا مرکز بنی ہوئی تھی جہاں دور دور سے حضرت قبلہ کے معتقدین آپ کی خدمت میں حاضر رہتے تھے اور ہر آنے والا اپنے آپ کو بہت ہی مطمئن اور پرسکون محسوس کرتا تھا اور فیض یاب ہوکر جاتا تھا۔ متوسّلین سے ہٹ کر حضرت قبلہ سے ملنے والے مشائقین میں حضرت سید محمود پاشاہ تخت نشین، حضرت صوفی صابر علی سجادہ نشین درگاہ حضرت شیخ جی حالیؒ حضرت فقیر پاشاہ قادری پروفیسر عربی کالج کرنول اور دوسرے مشائقین حضرت قبلہ سے ملاقات کے لئے دیوڑھی نواب قدرت نواز جنگ اکثر آتے اور حضرت سے مختلف امور پر بڑی ہی دلچسپ گفتگو رہتی اور حضرت قبلہ کے مخصوص انداز بیان سے وہ اتنے متاثر رہتے کہ مودبانہ طور پر آپ کی گفتگو سنتے رہتے۔ حضرت قبلہ

کے خاص مریدین میں مجھ سے ہٹ کر مصطفیٰ حسین معینی چشتی، انور حسن معینی چشتی، ثابت علی معینی چشتی قابل ذکر ہیں جو حضرت قبلہ کی نشست پر حاضر خدمت رہتے۔ دیوڑھی نواب قدرت نواز جنگ کا ماحول ایک خانقاہ سے کم نہ تھا۔ اور جتنی دیر ہم حضرت قبلہ کی صحبت بابرکت میں بیٹھتے اپنے آپ کو بہت ہی مطمئن پاتے اور ایک روحانی مسرت محسوس کرتے تھے۔ حضرت قبلہ سے سلسلہ عالیہ چشتیہ میں بیعت لینے کے بعد میں، میری اہلیہ اور میرے نسبتی برادر ڈاکٹر مظفر اور میرے افرادِ خاندان حضرت قبلہ سے والہانہ عقیدت اور محبت رکھتے تھے اور حضرت قبلہ کی اجمیر شریف سے حیدرآباد تشریف آوری ہم سب کے لئے باعث روحانی مسرت ہوا کرتی تھی۔ اور جب آپ واپس اجمیر شریف تشریف لے جاتے ہماری خواہش رہتی کہ حضرت قبلہ پھر جلد تشریف لائیں حضرت قبلہ سے عقیدت اور محبت کے ساتھ ساتھ ہم کو اجمیر شریف دربار خواجہ غریب نوازؒ میں حاضر نہ ہونے کا بے حد ملال تھا میں نے کئی بار حضرت قبلہ سے میری دلی کیفیت اور اجمیر شریف کی حاضری کے لئے گذارش بھی کی تھی کہ آپ ہمارے لئے دعا فرمائیں۔ کہ ہم دربار خواجہ میں حاضر ہوسکیں۔ اُس وقت میرے پیرومرشد قبلہ بڑی کیفیت میں نظر آرہے تھے اور آپ نے زبان مبارک سے کہا ''حسن الدین صاحب جب آپ اجمیر شریف جائیں گے تو جاتے رہیں گے۔'' آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے اُدھر میرے اجمیر شریف جانے کے اسباب بنے۔ ایک رات خواب میں کیا

دیکھتا ہوں کہ میں ایک اونچی پہاڑی کے مقام پر ہوں۔ بجلی چمک رہی ہے اور بادل گرجنے کے ساتھ کچھ مجذوب قسم کے لوگ نظر آرہے ہیں اور میرے کانوں میں اُن کی آواز صاف سنائی دیتی ہے کہ ''آپ کے پیر صاحبزادہ فضل المتین چشتی فرماتے ہیں حضور سیدنا خواجہ غریب نوازؒ آپ کو اپنے دربار میں آنے کی اجازت دیتے ہیں۔''

سفر اجمیر شریف

حضرت قبلہ کی زبان مبارک سے میرے اجمیر شریف جانے کے لئے الفاظ کا نکلنا ادھر مجھے بشارت سے میرے پیرومرشد قبلہ کے توسل سے اجمیر شریف دربار خواجہ غریب نواز میں حاضر ہونے کی اجازت ملنا اُدھر سفر اجمیر شریف کے لئے اسباب کا بننا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مرضی متین ہی مرضی معینؒ ہے اس طرح سے میں، میری اہلیہ میرے بہت ہی قریبی دوست خواجہ ظہیر الدین اُن کی اہلیہ 1981 میں اجمیر شریف کے لئے نکلتے ہیں اور میری زبان پر یہ کلمات آجاتے ہیں۔

جسے چاہا در پہ بلالیا جسے چاہا اپنا بنالیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

حضرت قبلہ سے سلسلہ عالیہ چشتیہ میں داخل ہونے کے بعد حضرت قبلہ کی محفل سماع میں بڑی پابندی کے ساتھ شریک ہوتا تھا۔ اس میں قوال اکثر

یہ کلام ترنم میں پیش کرتے تھے۔ جب ہم اجمیر شریف کے سفر میں تھے تو یقین نہیں
آرہا تھا اور میری خوشی کی انتہا نہیں تھی کہ جس دربار میں حاضر ہونے کے لئے میں
تڑپتا تھا اُس دربار خواجہؒ میں ہماری حاضری یقینی بن گئی ۔ یہ ہے نسبت متین کا
صدقہ متین کی مرضی خواجہؒ کی مرضی ہوتی ہے۔ یہ میرے پیر کی کرامت ہے جیسے
کہ اُن کی زبان مبارک سے نکلا تھا کہ آپ ایک بار اجمیر شریف دربار خواجہ غریب
نوازؒ میں جائیں گے تو جاتے ہی رہیں گے۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر اور احسان ہے کہ
میں اجمیر شریف کتنی بار حاضر ہوا مجھے خود معلوم نہیں۔ حضرت قبلہ سے قریب تر
ہونے اور مرید خاص کا اعزاز حاصل ہونے کے بعد حضرت کے شب و روز کے
معمولات اور آپ کی روحانی تصرفات کے انکشافات ہوتے رہے جس کو قلمبند
کرنا میں اپنی عین سعادت سمجھتا ہوں۔

چہرہ متین: چہرہ خواجہ ہے

حضرت خواجہ غریب نوازؒ کو بشارت میں دیکھنا چاہا تو بہ فضل خواجہ غریب
نوازؒ حضرت سید محمد فضل المتین چشتی کا چہرہ مبارک نظر آیا۔ اور بشارت میں میں
نے دیکھا کہ میرے پیر و مرشد قبلہ اس شان سے آتے ہیں اور چہرے پر ایسی
نورانیت اور کیفیت نظر آتی ہے کہ اور اُس چہرے میں حضور خواجہ غریب نوازؒ کا
چہرہ مبارک دیکھ لیتا ہوں۔

کسی نے خوب کہا ہے۔

ع ایک ہی صورت میں دو دو مورتیاں

(ایک خواجہ غریب نوازؒ اور دوسرے فضل المتین چشتی)

طریقت میں شیخ طریقت کو بڑا مقام حاصل ہے شیخ طریقت کو ایک
روحانی باپ کا مقام دیا گیا ہے پھر بڑے بڑے کاملین کی زندگیوں کا جائزہ لیں تو
آج علم ہوتا ہے کہ وہ جس مقام پر پہونچے ہیں اُنہوں نے تصور شیخ سے کام لئے
ہیں اور ہمیشہ شیخ کو مقدم سمجھا اور شیخ کی اطاعت و فرمانبرداری اور خوشنودی کو اپنی
زندگی کا مقصد سمجھا۔ حتی الامکان اس بات کی میری بھی کوشش ہوتی ہے کہ میری
آنکھوں میں میرے پیر و مرشد کی تصویر بسی رہے۔ میری زندگی کا ایک عملی پہلو یہ بھی
ہے کہ میں اپنے زندگی کے ہر مشکل سے مشکل لمحات میں تصور شیخ سے کام لیتا
ہوں۔ اور قدم قدم پر میں آپ کی روحانی اعتبار سے اعانت محسوس کرتا رہتا ہوں۔
ایسے محسوس ہوتا ہے کہ حضرت قبلہ ہمیشہ میرے ساتھ ساتھ رہتے ہیں۔ اگر آپ
حیدرآباد میں رہتے ہیں تو آپ کا روحانی روپ سب کی نظروں کے سامنے رہتا ہے
یہ آپ کی کرامت ہے کوئی آسیب زدہ آدمی آپ کے قریب نہیں آسکتا۔ جو بھی
مصیبت زدہ خستہ حال پریشان انسان جب آپ سے رجوع ہوتا ہے تو حضرت قبلہ
کی زبان مبارک کی تاثیر سے اُس کی تمام پریشانیاں ختم ہو جاتی ہیں اور اپنے آپ کو
پرسکون اور مرفع حال محسوس کرتا ہے۔ یہ حضرت متینؔ کے کلام کا مطلع ہے۔

آپ کی غلامی سے اوج پر ستارہ ہے
ورنہ پوچھنے والا کوئی کب ہمارا ہے

زیارت درگاہ لنگر حوض

حضرت قبلہ کے حیدر آباد قیام کے زمانے میں ایک مرتبہ آپؒ کے ساتھ بارگاہ حضرت بڑے بغدادیؒ لنگر حوض میں حاضر ہونے کی سعادت نصیب ہوئی یہ وہ بارگاہ ہے جہاں آسیب زدہ لوگ روحانی علاج کے لئے اس بارگاہ کے احاطہ میں قیام کرتے ہیں۔ میں حضرت قبلہ کے ساتھ اس بارگاہ میں حاضر ہو رہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ دو آسیب زدہ لوگ حضرت قبلہ کو دیکھ کر ایک چیخ مار کر ایسے پیچھے ہٹ گئے جیسے کسی الکٹرک شاک کی زد میں آنے کے بعد انسان کی حالت ہوتی ہے۔ حضرت قبلہ کی نظر جب اُن پر پڑتی ہے تو وہ بہت خوفزدہ ہو جاتے ہیں اور حضرت قبلہ کو دیکھ کر پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ اس سے میں اندازہ لگایا کہ آسیب زدہ لوگ حضرت قبلہ کی آنکھ میں آنکھ ملا کر نہیں دیکھ سکتے ہیں اور نہ قریب آسکتے ہیں مصیبت زدہ، خستہ حال، پریشان حال انسان حضرت قبلہ سے رجوع ہوتے رہتے ہیں اور ہر آنے ولے پر حضرت قبلہ کی نظرِ التفات کام کرتی ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو پرسکون اور مرفع حال محسوس کرتا ہے۔ اور ہم متین کے غلام اس بات سے متفق ہیں کہ آپ کی نسبت غلامی ہی ہمارے لئے باعث فخر ہے۔

جب سے حضرت قبلہ کا دامن گرفتہ ہوا ہوں حضرت قبلہ کے ساتھ روحانی محفلوں میں مجھے شرکت کی سعادت نصیب ہوئی، میں نے محسوس کیا کہ

حضرت قبلہ کو اپنے دامن گرفتگان پر بڑی خاص نظر رہتی ہے محفل سماع میں میں نے کئی بار حضرت قبلہ کی روحانی کیفیات کو بہت ہی خاص انداز میں محسوس کیا۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ خود حضور خواجہ غریب نوازؒ اس محفل میں تشریف فرما ہیں ہمارے حضرت قبلہ کو نہ صرف خواجہ خواجگان حضرت سیدنا خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ سے روحانی وابستگی ہے بلکہ یہ کہنے میں مجھے گریز نہیں کہ آپ خواجہ غریبؒ کے خاص لختِ جگر ہیں۔

شہر حیدر آباد کے قیام کے زمانے میں آپ کی سادگی کا یہ حال تھا کہ آپ ہر مرید کے گھر جاتے اُس کے حالات سے واقفیت حاصل کرتے۔ اُس کے اور اس کے متعلقین کے حق میں دعائے خیر فرماتے کیوں کہ آپ غریب نوازؒ کے آستانہ سے وابستہ ہیں اس لئے آپ کو غریبوں سے اتنی محبت ہے کہ آپ ہمیشہ اُن کی اعانت کرنا اپنا اولین فرض سمجھتے ہیں قیام حیدر آباد کے زمانے میں آپ سے ملاقات کرنے والوں میں مشائخ عظام، مریدین اور معتقدین کی آمد رہتی ہے مشائخ عظام آپ سے بہت ہی اہم نکات پر مشورہ کرتے رہتے ہیں۔

سفر گلبرگہ شریف

مریدین اور معتقدین کے ساتھ آپ کا فیض بہت بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ جتنے دن بھی حضرت قبلہ حیدر آباد میں مقیم رہتے ہم حضرت قبلہ کی صحبتِ

بابرکت میں حاضر رہتے آپ سے اچھی باتیں سننے کی سعادت نصیب ہوتی حضرت قبلہ کے خاص مریدوں کا حلقہ دیوڑھی نواب قدرت نواز جنگ میں حضرت قبلہ کی صحبت بابرکت سے فیض یاب ہوتا رہتا۔ آپ کے ساتھ مختلف مقامات پر جانے کا موقعہ میسر ہوتا رہتا۔ ختم خواجگان اور محفل سماع کی محفلیں آراستہ ہوتی رہتیں اور ہر محفل میں حضرت قبلہ کی آنے والوں کے حق میں توجہ رہتی۔ حضرت قبلہ کی حیدرآباد اور سالانہ عرس مبارک حضرت خواجہ بندہ نواز گیسودرازؒ گلبرگہ شریف میں شرکت آپ کے متوسلین کے لئے بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ سجادہ صاحب گلبرگہ شریف حضرت سید محمد محمد الحسینیؒ حضرت قبلہ کو بیحد عزیز رکھتے تھے ہندوستان کے اعلیٰ سطح کے سجادگان کی گلبرگہ شریف میں آمد رہتی اُن میں حضرت قبلہ کی شرکت اور آپ کا انداز تک بہت ہی خاص ہوتا تھا اور دیکھنے والوں کے لئے اک مقناطیسی کیفیت کا حامل رہتا۔ اللہ نے حضرت قبلہ کو ایک ہمہ گیر شخصیت کا پیکر بنایا۔ قیام گلبرگہ میں حضرت کی سادگی کا یہ عالم رہتا تھا کہ سجادہ صاحب گلبرگہ شریف حضرت قبلہ کو بہت ساری رہائشی سہولتیں مہیا کروانے کے باوجود حضرت قبلہ محض اپنے مریدین اور معتقدین کی خاطر ایک عام کمرہ میں مقیم رہتے اور اس کمرہ میں اپنے معتقدین کے ساتھ ٹھہر کر بے حد خوش ہوتے۔ اُس زمانہ میں مریدین کو آپ کی خدمت کرنے کا خاص موقعہ مل جاتا۔ جتنے دن حضرت قبلہ کا قیام گلبرگہ شریف میں رہتا سجادہ صاحب گلبرگہ شریف

آپ کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے اور عرس مبارک کے تمام مراسم میں حضرت قبلہ کو پیش پیش رکھتے۔ جیسے صندل مالی، بند سماع وغیرہ۔ سماع خانہ میں محفل سماع آراستہ ہوتی تھی جو بہت ہی منظّم ہوتی اور وہاں ہندوستان کے مختلف آستانوں کے سجادگان کی شرکت رہتی اور اس محفل میں حضرت قبلہ کی شرکت ایک مقناطیسی حیثیت رکھتی عرس میں شرکت کرنے والے زائرین کی نظریں حضرت قبلہ پر رہتیں۔ سماع خانہ میں حضرت بندہ نوازؒ کے عرس مبارک کے موقعہ پر جو محفل سماع کی محفلیں منعقد ہوتیں۔ آپ کو مشائخین کے درمیان نشست دیجاتی اور ہماری خوشی کی انتہا نہیں رہتی کہ جس کے ہاتھ میں ہم ہاتھ دے کر غلامی کا شرف حاصل کئے ہیں ہمارے سرکار کو یہ مقام اور عظمت حاصل ہے حضرت کے مزاج میں اتنی سادگی ہے کہ بارگاہ بندنوازؒ کے صاحب سجادہ روضہ خورد کے صاحب سجادہ سید شبّیر حسین صاحب اور اُن کے افراد خاندان آپ سے بے انتہا محبت رکھتے ہیں اور آپ سے ''میاں'' کے نام سے مخاطب ہوتے ہیں ایسے محسوس ہوتا ہے کہ ہمارے حضرت قبلہ بھی اُس خانوادہ بندہ نوازؒ کے ایک اہم ترین فرد ہیں۔ ہر فرد دل وجان سے نسبتِ غریب نوازؒ کے سبب آپ کی عزت کرتا ہے۔ پھر آپ کے گلبرگہ شریف قیام کے زمانے میں صاحب سجادہ ہلکٹہ شریف کو آپ سے اتنی وابستگی تھی کہ ہلکٹہ شریف میں آپ کے قدم مبارک کو اپنی سعادت سمجھتے تھے اور وہاں حضرت قبلہ کی آمد کے بعد آپ کی سجادہ ہلکٹہ شریف اور اُن کے مریدین کی طرف

سے کثرت سے گلپوشی ہوتی اور آپ کے اہتمام میں محفل سماع آراستہ ہوتی۔

گلبرگہ شریف میں حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو درازؒ کے عرس مبارک کے موقعہ پر حضرت قبلہ تمام مشائقین اور خاص شخصیتوں سے ہمارا بڑے ہی اچھے انداز میں تعارف کرواتے اور یہ ہماری عین سعادت رہتی کہ ہم کو اتنی بڑی بڑی شخصیتوں سے ملنے کا موقعہ ملتا۔ یہ آپ ہی کی دین ہے کہ مجھ کو اور میرے پیر بھائی جناب انور حسین معینی چشتی کو بند سماع میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت قبلہ بہ نفس نفس اپنے مریدین کو وہاں کے تمام آستانوں سے رجوع فرماتے اور ہمارے لئے دعائے خیر فرماتے۔ آپ سے والہانہ عقیدت اور وابستگی کا نتیجہ ہے کہ میں اس کلام کا ہمیشہ ورد کرتا رہتا ہوں۔

آپ کے نقش قدم ہوں تو کوئی بات بھی ہے
ہر جگہ سر کو جھکا کر مجھے کیا لینا ہے

تیرے قدموں میں پڑا ہوں پڑا رہنے دے
ساقیا ہوش میں آ کر مجھے کیا لینا ہے

گلبرگہ شریف میں عرس مبارک کے موقعہ پر حضرت قبلہ کے ساتھ جتنا بھی وقت گزرا وہ ایسے سنہری لمحات ہیں جو ہمیشہ یاد آتے رہیں گے جب بھی اُن لمحات کو یاد کریں ایسے محسوس ہوتا ہے ہم سب حضرت قبلہ کے ساتھ گلبرگہ شریف

میں ہیں۔ جہاں آپ کا مسکراتا ہوا نورانی چہرہ ہماری نظروں کے ساتھ رہتا ہے یہی تصور شیخ سے اور اسی کا نام نسبت ہے۔ مجھے حضرت قبلہ کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا حضرت نہایت ہی کریم النفس اور خداترس انسان ہیں اُن کے کوئی بھی عمل میں میں نے آج تک کوئی بناوٹ نہیں دیکھی آنے والا ہر شخص آپ سے دیوانہ وار محبت رکھتا ہے وہ یہ سمجھتا ہے کہ آپ کو دیکھنا غریب نوازؒ کو دیکھنا ہے اور آپ کے قدم مبارک جو کسی کے گھر میں جاتے ہیں تو وہ یہ عقدیت رکھتے ہیں کہ آپ کے قدم خواجہ غریب نوازؒ کے قدم ہیں۔

سفر اورنگ آباد و خلد آباد شریف

حضرت قبلہ کی صحبت بابرکت ہیں جتنی بھی دیر بیٹھتے ہیں ماحول بہت ہی نورانی بن جاتا ہے اور جی چاہتا ہے کہ آپ ایسے ہی بیٹھتے رہیں اور ہم آپ کی گفتگو سے مستفید ہوتے رہیں۔ حضرت قبلہ کے ساتھ اورنگ آباد شریف کے مقدس آستانوں کی حاضری ہمارے لئے بہت بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ اس سفر میں حضرت قبلہ کے ساتھ آپ کے صاحبزادہ سید فضل المبین کے علاوہ حسن الدین معینی چشتی، انور حسن معینی چشتی، ممتاز الدین معینی چشتی، بشیر الدین معینی چشتی حضرت قبلہ کے ساتھ تھے۔ میں حضرت قبلہ کی کرامتوں کو محسوس کرتا رہتا ہوں۔ سفر اورنگ آباد شریف /خلد آباد شریف میں جن مقدس بارگاہوں کی حاضری رہی

اُن میں حضرت برہان الدین غریبؒ خلیفہ حضرت نظام الدین اولیاءؒ دہلی حضرت
منتخب الدین زری زربخشؒ خلدآباد شریف حضرت نظام الدین اورنگ آبادیؒ
خلیفہ حضرت کلیم اللہ شاہ جہاں آبادیؒ اورنگ آباد شریف قابل ذکر ہیں۔حضرت
برہان الدین غریبؒ ۔حضرت منتخب الدین زری زربخشؒ جو خلدآباد شریف میں
آسودہ خاک ہیں وہاں پر حاضری کے لئے جب ہم حضرت قبلہ کے ساتھ
مہاراشٹرا اسٹیٹ کی بس میں خلدآباد شریف کے لئے بیٹھتے ہیں۔تو معلوم ہوتا ہے
یہ بس خلدآباد شریف نہیں جائے گی دوسری بس جائے گی جو پلیٹ فارم پر ٹھہری
ہوئی تھی۔ ہم سب حضرت قبلہ کے ساتھ بس سے اُتر کر دوسری بس میں بیٹھ جاتے
ہیں اس دوران حضرت قبلہ کا بیاگ جس میں پیسے بھی رہتے ہیں خاص کر آپ کے
دادا حضرت قبلہ حضرت سید محمد حنیف معینی چشتیؒ جو ہمارے دادا پیر ہیں اُن کا قلمی
پنچسورہ جو حضرت قبلہ کے لئے بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ وہ بھی اُس بیاگ میں
تھا اور یہ بیاگ حضرت قبلہ کے مریدین میں کسی نے اُس بس میں بھول کر دوسری
بس میں آکر بیٹھ گئے اور وہ بس نکل پڑی۔

حضرت قبلہ کو اُس بیاگ سے زیادہ حضرت دادا حضرت قدس سرۃ العزیز
کے قلمی پنچسورہ کی فکر تھی۔

ہم کو جس بس کی فکر تھی وہ نکل چکی تھی جس میں حضرت قبلہ کا بیاگ تھا کچھ
آگے جانے کے بعد وہ بس تھوڑی دیر کے لئے رکی اور انور صاحب ہماری بس

کے ڈرائیور سے کہہ کر بس کو رکوائے اور تیز تیز ہمارے قدم اس بس کی طرف
بڑھے اس خیال سے کہ حضرت قبلہ کا بیاگ شاید اسی بس میں ہو اور ہم جیسے ہی اس
بس کے قریب پہنچتے ہیں بس کی کھڑکی میں سے ایک شخص کا ہاتھ نکلتا ہے اور
حضرت کا بیاگ اُسکے ہاتھ میں رہتا ہے اور وہ ہم سے مخاطب ہو کر کہتا ہے یہ
بیاگ آپ کا ہے پھر تصدیق کرکے وہ بیاگ ہم کو دیدیتا ہے ہمارے خوشی کی انتہا
نہیں رہی کہ حضرت قبلہ کا بیاگ ہمارے ہاتھ میں تھا پھر ہم اپنی بس میں آتے ہیں
اور حضرت قبلہ کو اُن کا بیاگ پیش کردیتے ہیں اور کہتے ہیں سرکار آپ کا بیاگ
کھول کر تشفی کرلیں۔مگر حضرت کی روحانیت یہاں بھی نظر آتی ہے آپ نے
بیاگ کھول کر نہیں دیکھا اور فرمایا مجھے یقین ہے کہ میرے بیاگ میں سے کوئی چیز
جا نہیں سکتی۔اسی سے ظاہر ہوتا ہے آپ کی روشن ضمیری سے بیاگ کا آپ نے
جائزہ لے لیا اور آپ کو پورا پورا اطمینان تھا۔ اب ہمارا قافلہ حضرت سید محمد
فضل المتین چشتی قبلہ کی نگرانی میں خلدآباد شریف پہنچتا ہے یہاں کے مقامی
بارگاہوں میں حضرت قبلہ کے ساتھ آستانہ حضرت خواجہ زین الدینؒ (خلیفہ
حضرت خواجہ برہان الدین غریبؒ) آستانہ حضرت خواجہ برہان الدین غریبؒ اور
حضرت منتخب الدین زری زربخشؒ، خلفاء حضرت نظام الدین اولیاءؒ پر حاضری کی
سعادت حاصل کی۔ جب ہم حضرت منتخب الدین زری زربخشؒ کے آستانہ میں
حضرت قبلہ کے ساتھ زیارت کرنے کے بعد آستانہ کے باہر آتے ہیں تو

حضرت قبلہ کو چائے پینے کی طلب ہوتی ہے۔ میں اور انور صاحب اور جو مریدین
وہاں ہوتے ہیں ایک خاتون سے چائے کے تعلق سے بات کرتے ہیں۔ وہ
خاموش رہتی ہے پھر اُس خاتون کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ حضرت قبلہ سے
ملاقات کا شرف حاصل کرے جب وہ خاتون حضرت کے قریب آتی ہے حضرت
اُس سے سوال کرتے ہیں ہندوستان میں سب سے بڑی درگاہ کس کی ہے وہ کہتی
ہے خواجہ غریب نوازؒ کی۔ آپ فرماتے ہیں ہم اُس بارگاہ کے ہیں اُس کی خوشی کی
انتہا نہیں رہتی ہے جب حضرت سے اُس کی تشفی ہوجاتی ہے وہ حضرت قبلہ کے
اہتمام میں چائے پیش کرتی ہے کہ حضرت آج بھی اُس آستانہ کا حوالہ دیتے ہیں
اور اُس خاتون کی چائے کو ضرور یاد کرتے ہیں۔

وہاں پر ایک اور خاص بات پر روشنی ڈالنا مناسب سمجھتا ہوں حضرت قبلہ
خلد آباد شریف میں جہاں کئی بارگاہیں ہیں آپ ایک مزار مبارک کے قریب بیٹھ
گئے اور جناب انور حسن کو آواز دی ہم دوڑے دوڑے حضرت قبلہ کے قریب گئے
آپ فرمانے لگے جناب یہ آستانہ حضرت امیر حسن علاء سجزیؒ کا ہے جنہوں نے
فوائد الفوائد میں حضرت نظام الدین اولیاءؒ قدس سرہ کے ملفوظات مرتب فرمائے
ہیں۔ اس آستانہ پر حضرت قبلہ کی ایک خاص کیفیت ہم نے محسوس کی۔ میں اب
تک ''فوائد الفوائد'' کے مصنف سے بالکل ناواقف تھا۔ کیوں کہ یہ کتاب میرے
مطالعہ میں تھی ہی نہیں حضرت قبلہ کی خاص نوازش میرے شامل حال رہی جو آج

جو بھی مطالعہ کا شوق رکھتا ہوں اور جو بھی کتب میرے پاس ہیں یہ حضرت قبلہ کی
دین ہیں۔ جن کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں۔

پھر خلد آباد شریف سے نکل کر نماز مغرب تک ہم بارگاہ حضرت نظام الدین
اورنگ آبادؒ پر حاضر ہوتے ہیں۔ حضرت قبلہ کے ساتھ فاتحہ خوانی کا شرف حاصل
ہوتا ہے نماز مغرب اُسی آستانہ میں ادا کرتے ہیں حضرت نظام الدین اورنگ آبادؒ
کی گنبد شریف بھی پیلی ہے اور اندر کا بیاک گراؤنڈ بھی پیلا ہے حضرت قبلہ کے
ساتھ نماز مغرب کے ساتھ نوافل اور نماز سلامتی ایمان ادا کر کے حضرت قبلہ کے
ساتھ ہمارے قدم اُس حجرے کی طرف بڑھتے ہیں جو مقفل نظر آتا ہے حضرت
قبلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حجرہ میں حضرت نظام الدین اورنگ آبادؒ کے
صاحبزادے حضرت شاہ فخر الدینؒ کی ولادت باسعادت ہوئی ہے اور یہ حجرہ عرس
مبارک حضرت نظام الدینؒ اورنگ آبادی کے فاتحہ پر کھلتا ہے اور زائرین اس حجرہ
کی زیارت کرتے ہیں۔ یہاں پر بھی میرے پیر و مرشد قبلہ کی ایک کرامت نظر آتی
ہے۔ میرے پیر نے سجادہ صاحب حضرت نظام الدین اورنگ آبادیؒ کو یاد فرمایا
سجادہ صاحب تشریف لائے آپ نے اُن سے کہا کہ میرے ساتھ میرے
مریدین بھی ہیں اس لئے میں چاہونگا کہ اس حجرہ کے اندر زیارت کی سعادت
حاصل کروں۔ سجادہ صاحب نے فرمایا یہ حجرہ صرف عرس مبارک کے موقعہ پر کھلتا
ہے مگر کیوں کہ آپ کی بارگاہ خواجہ غریب نوازؒ سے وابستگی ہے اور وہ آستانہ خواجہؒ

ہندوستان کا مرکزی آستانہ ہے اور آپ اس وقت ایک اتھاریٹی ہیں اس لئے میں
اس حجرہ کی کنجیاں آپ کو پیش کرتا ہوں آپ اپنے دست مبارک سے اس حجرہ کو
کھول کر زیارت کی سعادت حاصل کر سکتے ہیں پھر حضرت کے مبارک ہاتھوں
سے حجرہ کھلتا ہے اور ہم حضرت کے ساتھ اس حجرہ میں جاتے ہیں۔ میں اُس حجرہ
میں داخل ہونے کے بعد وہاں کے راز و نیاز قلمبند کرنے سے خاصر ہوں جتنی دیر
ہم ہمارے پیر و مرشد قبلہ کے ساتھ مراقبہ میں بیٹھے رہے ایسے محسوس ہوا کہ ہمارے
پیر کے صدقہ میں وہ شخصیت ہمارے ساتھ تشریف فرما ہے جن کو اس حجرہ میں پیدا
ہونے کی سعادت نصیب ہوئی اور وہ حضرت نظام الدین اورنگ آبادیؒ کے لخت
جگر ہیں۔ اور آپ ہی کے حکم سے آپؒ اورنگ آباد شریف سے دہلی تشریف لے
جاتے ہیں۔ اجمیری دروازہ کے پاس آپ کا مدرسہ بہت ہی بڑی اہمیت کا حامل
تھا۔ وہ امیری الدین خان فیروز جنگ کا بنوایا ہوا تھا حضرت کے اخلاق حسنہ کا
مطالعہ کریں تو ہم اپنے پیر و مرشد قبلہ میں وہ تمام صفات پائیں جو حضرت
فخر الدین دہلویؒ میں موجود تھیں آپؒ مہرولی میں آستانہ حضرت قطب الدین
بختیار کاکیؒ کے قریب میں آسودہ خاک ہیں جہاں میں اپنے پیر و مرشد کے ساتھ
حاضر ہونے کی سعادت حاصل کر چکا ہوں۔ یہ قریب 30 سال کی بات ہے
میرے ذہن میں میری نظروں کے سامنے جو جو واقعات وقوع پذیر ہوئے میں
نے اپنے ناقص قلم سے اُن کو دہرانے کی کوشش کی ہے یہ بھی میرے پیر کا کرم ہے

جو مجھ جیسے ناقص انسان کو اتنی دماغی تقویت دی یہ آپ کی کرامت سمجھتا ہوں۔
ایک خاص بات میں نے اپنے پیر و مرشد قبلہ میں محسوس کی اپنے مریدوں کو بے انتہا
عزیز رکھتے ہیں اورنگ آباد شریف اور خلد آباد شریف کی بارگاہوں کی اور وہاں
کے تاریخی حالات کا جائزہ لینے کے بعد حضرت قبلہ کی روحانی کیفیت کے ساتھ
ساتھ علمی ذہانت کے انکشافات کھل کر ہمارے سامنے آگئے اور ہم کو حضرت قبلہ کی
بارگاہ غریب نوازؒ کی وابستگی کے ساتھ آپ کے روحانی کیفیات بھی ہمارے
سامنے آگئے۔

سفر دہلی

یہ میری خوش نصیبی رہی کہ حضرت قبلہ کی غلامی کی سعادت چشتیہ سلسلہ میں
وابستگی اور اُس کے ساتھ ساتھ حضرت قبلہ کے جلوت و خلوت میں جو قربت رہی
حضرت قبلہ کی زندگی کو بہت ہی قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا اور میں اپنی قسمت پر
جتنا بھی فخر اور رشک کروں کم ہے۔ اگر میں حیدرآباد میں حضرت قبلہ کے قریب رہتا
ہوں تو آپ کی روحانیت اور علمیت کا ہر ایک واضح پہلو میری نظروں کے سامنے
رہتا ہے اگر میں حضرت کے ساتھ گلبرگہ شریف میں رہتا ہوں تو حضرت کے آئے
دن کے روحانی انکشافات سے مستفیض ہوتا ہوں۔ 1982 کی بات ہے میں
اپنے اسنادات پر دہلی سے منسٹری آف اکسٹرنل افیئرس سے Attestation

کے لئے پہلے مجھے اجمیر شریف جانا پڑا کیوں کہ میرے علم میں تھا کہ دہلی میں
میرے پیرومرشد کا مخصوص حلقہ ہے جن میں مشائقین بھی ہیں اور علم وادب کے بھی
لوگ ہیں میں نے آپ کو زحمتِ سفر دی تا کہ آپ کے توسط سے میں اُس کام کو تکمیل
کر سکوں۔ اجمیر میں حضرت قبلہ کے ساتھ بارگاہ خواجہ غریب نوازؒ میں آپ کے
توسط سے حاضری اور رسائی کا موقع ملا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

جبیں سائی درِ خواجہ یہ ہے تکمیل ایمانی

کہ سجدہ فرض ہے جو سامنے ہو عرش ربانی

اجمیر شریف میں میرے پیرومرشد قبلہ خود اجمیر شریف کے لوگوں کے
لئے ایک مقناطیسی حیثیت رکھتے ہیں خواجہ غریب نوازؒ کے خدمت گذار وہاں کے
صاحبزادگان اور وہاں کی بڑی بڑی خاص ہستیاں میرے پیرومرشد قبلہ حضرت
سید محمد فضل المتین چشتی قبلہ سے خوب متعارف ہیں یہ دیکھ کر ہماری قسمت پر رشک
اور بھی بڑھ جاتا ہے جو ایک بار حضرت قبلہ سے ملاقات کر لیتا ہے تو آپ کی
شخصیت سے متاثر ہوئے بغیر رہ نہیں سکتا حضرت قبلہ کا گھرانہ علمیت اور ادبیت کا
گھرانا ہے آپ کے چچا خواجہ حضرت معنیؔ اجمیریؒ اور ماموں معینیؔ اجمیریؒ اجمیر
شریف کی مایہ ناز ہستیوں میں سے ہیں جن کی علمیت اور ادبیت پر نہ صرف اجمیر
کے رہنے والوں کو ناز ہے بلکہ آپ کا گھرانہ پاکستان میں بھی بہت بڑی اہمیت کا
حامل ہے جس میں حضرت سید محمد فضل المتین چشتی کو بھی بہت بڑا مقام حاصل ہے

آپ کا کتب خانہ ''معینی کتب خانہ'' کے نام سے مشہور ہے جو لاتعداد اہم کتابوں
پر مشتمل ہے جو بہت ہی جامع ہیں۔ حضرت قبلہ جب تک اجمیر شریف میں رہتے
ہیں میں نے خاص غور سے یہ ضرور محسوس کیا کہ آپ زیادہ سے زیادہ وقت اپنی
نشست پر مطالعہ میں صرف کرتے ہیں۔ آنے والے زائرین میں بڑے بڑے
اسکالر بھی ہوتے ہیں۔ شعراء بھی ہوتے ہیں اور بہت سے وہ لوگ بھی ہوتے ہیں
جو آپ سے ہر موضوع پر گفتگو کرتے ہیں اور آپ سے علمی مشاورت کرتے ہیں
جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غریب نوازؒ کے صدقہ میں حضرت قبلہ کو
اعلیٰ علمی صلاحتیں عطا فرمائی ہیں۔ آپ بلند پایہ شاعر بھی ہیں اور اپنا تخلص متینؔ
رکھتے ہیں بارگاہ میں آنے کا بھی آپ کا انداز بہت ہی خاص ہوتا ہے۔ آپ اپنے
مریدین، معتقدین کو عصر کی نماز کے بعد بارگاہ غریب نوازؒ سے رجوع کرواتے
ہیں۔ پھر مغرب کی نماز تک اپنی نشست پر جو آپ کے دادا حضرت کے زمانے
سے قائم ہے تشریف فرماتے ہیں اور بعد نماز مغرب گھر تشریف لے آتے ہیں پھر
گھر پر آپ کی نشست پر آنے والوں سے مختلف پہلو پر گفتگو ہوتی رہتی ہے اور
یہ سلسلہ سونے تک چلتے رہتا ہے۔ میں نے حضرت قبلہ سے اجمیر شریف آنے
کے بعد آپ سے ادباً گذارش کیا کہ اگر حضرت قبلہ میرے ساتھ دہلی چلیں تو
حضرت کے توسط سے میرا کام بہت ہی آسان ہو جائے گا۔ میرے ساتھ میرا
بھانجہ اور میرا بڑا لڑکا بھی تھا۔ حضرت قبلہ میرے ساتھ دہلی چلنے کے لئے رضامند
ہو گئے اور دوسرے دن ہم بذریعہ ٹرین دہلی کے لئے روانہ ہوئے کیا پتہ تھا کہ

میرے پیرو مرشد قبلہ کے ساتھ کام تو ایک بہانہ تھا دہلی کے بہت ہی مقدس بارگاہوں پر آپ کے ساتھ حاضر ہونے کا موقعہ نصیب ہوگا دہلی آجانے کے بعد ہم نے حضرت نظام الدین اولیاءؒ کے صاحب سجادہ پیر ضامن نظامی صاحبؒ اور اُن کے فرزند شریف نظامی صاحب سے ملاقات کی اور اُنہوں نے اپنے یہاں کے خاص کمرے میں حضرت کو ٹھہرایا اور ہم کو بھی حضرت کے ساتھ ٹھہرنے کی سعادت نصیب ہوئی ۔ حضرت قبلہ کے ساتھ حضرت نظام الدین اولیاءؒ دہلی میں ہماری حاضری ہوتی ہے پہلے حضرت امیر خسروؒ کے آستانہ پر حاضری اور پھر محبوب الہیٰ نظام الدین اولیاءؒ کے آستانہ میں حضرت کی مخصوص دعاؤں کے ساتھ ہم کو زیارت کا موقعہ ملتا ہے پھر حضرت قبلہ جامعہ مسجد دہلی کے قریب لال قلعہ کے روبرو حضرت کلیم اللہ شاہؒ کے آستانہ پر حاضر ہوتے ہیں اور وہاں ہمیں اس آستانہ پر رجوع کرواتے ہیں اور ہمارے لئے خصوصی دعائیں فرماتے ہیں۔

حضرت قبلہ اپنے مریدین کو بے انتہا چاہتے ہیں اور اُن کی طرف سے ہر بڑی سے بڑی زحمت کو بھی مسکرا کر برداشت کرلیتے ہیں۔ حضرت قبلہ کی کئی بار دہلی تشریف آوری رہتی ہے اور شہر حیدرآباد کی بہت مشہور ڈاکٹر جن کا نام ڈاکٹر حسین پاشاہ ہے جو میرے مددگار نائب ناظم جناب جمیل صاحب کی خوش دامن صاحبہ ہیں یہ گھرانہ بھی غریب نوازؒ کا بہت ہی عقیدت مند گھرانہ ہے وہ جب بھی اجمیر شریف آتے ہیں دہلی میں اُن کا قیام فائیو اسٹار ہوٹل میں رہتا ہے اور حضرت سید فضل المتین چشتی اجمیری صاحب قبلہ ان کے ساتھ وہیں ٹھہرتے ہیں اور وہاں

سے اجمیر شریف حضرت قبلہ کی وکالت میں بارگاہ غریب نوازؒ حاضری رہتی ہے اور ڈاکٹر صاحبہ دل و جان سے حضرت کی خدمت کو عین اپنی سعادت مندی سمجھتی ہیں۔ آج یہ بھی دن ہے کہ حضرت قبلہ اپنے مرید کی خاطر درگاہ حضرت نظام الدین اولیاءؒ کے کمرے میں میرے ساتھ ٹھہرتے ہیں۔ ڈاکٹر عنوان چشتی جو جامعہ ملیہ دہلی کے پروفیسر ہیں فون پر بات کرتے ہیں اور ڈاکٹر صاحب حضرت قبلہ کو ناشتہ پر مدعو فرماتے ہیں حضرت قبلہ ہم کو بھی اپنے ساتھ لانے کا ذکر کرتے ہیں اور ہم سب جامعہ ملیہ دہلی بس سے جاتے ہیں۔ دہلی میں قیام کے دوران مہرولی میں حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ کے آستانہ میں حاضر ہوتے ہیں فاتحہ خوانی کے بعد حضرت قبلہ کی خصوصی دعا فرماتے ہیں پھر شاہ فخر الدین دہلویؒ (صاحبزادہ و خلیفہ حضرت نظام الدین اورنگ آبادیؒ) کے آستانہ پر جبیں سائی ہوتی ہے۔
وہاں سے حضرت پیر نصیر الدین چراغ دہلویؒ کے آستانہ میں حاضر ہوتے ہیں وہاں بھی حضرت قبلہ ہمارے لئے دعا فرماتے ہیں۔ پھر راستہ میں ایک جگہ ٹیکسی کو رکواتے ہیں وہاں ایک آستانہ پر لے جاتے ہیں جو حضرت نظام الدین اولیاءؒ کی والدہ ماجدہؒ اور اُن کی ہمشیرہ صاحبہؒ کا ہے وہاں بھی آپ رجوع کرواتے ہیں۔
وہاں سے متصل قبرستان میں حضرت نجیب الدین متوکلؒ کے مزار پر جاتے ہیں۔
فاتحہ خوانی کے بعد دہلی واپس ہوتے ہیں دہلی کے تعلق سے حضرت قبلہ کے یہ تاثرات رہتے ہیں کہ اُس زمانہ میں پرانی دہلی میں کیسے کیسے جلیل القدر بزرگان دین

کی خانقاہیں تھیں آج ویران پڑی ہیں یہاں تک حضرت نے ایک خانقاہ کی
طرف نشان دہی فرمائی آج وہ خانقاہ ویران ہے اور اس میں غیر مذہب کے
حضرات سکونت پذیر ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر عنوان چشتی ہمارے منتظر رہتے ہیں
آپ حضرت قبلہ کا والہانہ استقبال فرماتے ہیں پھر حضرت قبلہ پروفیسر صاحب
سے میرا تعارف کرواتے ہیں اور میرا جو مقصد ہے دہلی آنے کا ڈاکٹر عنوان چشتی
صاحب کو بتلاتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب پہلے ناشتہ کی ترغیب فرماتے ہیں بہت ہی
پرتکلف ناشتہ کھانے میں آتا ہے پروفیسر صاحب کی اہلیہ خود بہ نفس نفیس مہمانوں
کی ضیافت فرماتے ہیں۔ میں نے یہ دیکھا کہ پروفیسر عنوان چشتی اور اُن کی اہلیہ
کو حضرت قبلہ سے بہت ہی والہانہ عقیدت ہے اور پروفیسر صاحب حضرت قبلہ
سے صاحبزادہ صاحب کہہ کر مخاطب ہوتے رہتے ہیں۔ پرتکلف ناشتہ کے بعد
گفتگو ہوتی ہے پروفیسر صاحب کیوں کہ بہت بڑے مصنف بھی ہیں اس لئے
اپنی کچھ کتابیں حضرت قبلہ کو تحفتاً پیش کرتے ہیں۔ اور گھر سے جامعہ ملیہ دہلی
جاتے ہیں۔ ڈاکٹر عنوان چشتی حضرت قبلہ کو جامعہ ملیہ دہلی کی لائبریری میں
بٹھادیتے ہیں اور ڈاکٹر عنوان چشتی فرماتے ہیں۔ صاحبزادہ صاحب یہ تو آپ
کی دنیا ہے آپ یہاں تشریف فرمائیں پھر میں اور پروفیسر عنوان چشتی جامعہ ملیہ
دہلی سے بذریعہ بس Ministory of Ext. Affairs آتے ہیں۔
وہاں پر پروفیسر صاحب کے نسبتی برادر جو وہاں پر کام کرتے ہیں اور

Key Post پر ہیں اُن سے میرا تعارف حضرت قبلہ کا حوالہ دے کر
کرواتے ہیں۔ پھر میرے تمام اسناد بلال صاحب لیتے ہیں اور شام 4 بجے
Collect کرنے کے لئے کہتے ہیں شام میں حضرت قبلہ بھی میرے ساتھ
آفس تشریف لاتے ہیں بلال صاحب سے ملاقات ہوتی ہے اور بلال صاحب
سے حضرت قبلہ کہتے ہیں یہ میرے خاص مرید ہیں انہیں میں بے حد عزیز رکھتا
ہوں بلال صاحب سے معلوم ہوتا ہے کہ اسنادات پر Attestation کل
ہوگا اس لئے حضرت قبلہ بلال صاحب سے کہتے ہیں کہ یہ اسنادات آپ کل ان
کے ایڈریس پر Despatch کردیں اور میرا ایڈرس بھی دیدیتے ہیں پھر
میں شام میں حضرت کی خصوصی دعاؤں کے ساتھ دہلی کی ٹرین سے حیدرآباد
واپس آجاتا ہوں۔ یہ میرے پیر کی پھر کرامت یہاں نظر آتی ہے جس دن میں
حیدرآباد پہنچتا ہوں اُس کے دوسرے دن میرے تمام اسناد Attest کے ساتھ
میرے پتہ پر پوسٹ سے آجاتے ہیں۔

سفر بنگلور

حیدرآباد سے اجمیر شریف: 28/جنوری 2011 میں فون پر حضرت قبلہ
سید محمد فضل المتین چشتی اجمیری کی مزاج پُرسی کی اور حضرت سے دعاؤں کا طالب
رہا اور حضرت نے بھی فرمایا آپ میرے لئے دعاء کریں میں آپ کے لئے دعاء

کروں گا۔ میں نے دل کی گہرائیوں کے ساتھ حضرت کی مکمل صحت یابی، درازئ
عمر معہ متعلقین اور ساتھ ساتھ حضرت قبلہ کی سلسلہ کے وابستگان اور متوسلین کے
لئے روحانی فیضان اور کرامتوں کا نزول ہوتا رہے۔ آمین دعا کی۔

حضرت قبلہ کے ساتھ بنگلور قیام کے زمانے میں خادم بھی ساتھ رہا ہے
اور آپ کے جو روحانی انکشافات میرے سامنے آتے گئے۔ اُن کو واضح طور پر
قلمبند کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ میں اپنے قلم کے ساتھ آج سے
قریب 34 سال قبل سفر بنگلور میں منہمک ہوجاتا ہوں میں، حضرت قبلہ، جناب
مبین میاں صاحب، جناب ربو میاں صاحب (حضرت کے فرزندان) جناب
حمید معینی چشتی صاحب کے ساتھ کاچی گوڑہ اسٹیشن سے بنگلور کے لئے روانہ
ہوتے ہیں۔ یہ شائد 1977 کی بات ہے جب میں سنگاریڈی سے مدد گار
زراعت کی حیثیت سے تبادلہ ہوکر حیات نگر سمیتی ضلع رنگاریڈی حیدرآباد آیا تھا اُس
زمانے میں میرا قیام مغل پورہ پر تھا۔ میری اہلیہ اور میرے نسبتی برادر ڈاکٹر مظفر
دونوں حضرت کے خاص مرید تھے بقید حیات تھے 1978 میں میرے نسبتی برادر
ڈاکٹر مظفر کا انتقال ہوگیا اور 1987 میں میری اہلیہ جو حضرت قبلہ سے والہانہ
عقیدت رکھتی تھی اُن کا بھی انتقال ہوگیا۔ سفر بنگلور کے تاثرات کو لکھنے سے پہلے
میں بنگلور کی اُن شخصیتوں پر روشنی ڈالنا مناسب سمجھوں گا جن کا حضرت قبلہ سے
روحانی تعلق رہا Richmond Town بنگلور کے مشہور تاجر جناب سید بشیر
احمد صاحب اُن کے فرزند اکبر جناب سید امتیاز حضرت قبلہ سے والہانہ عقیدت

رکھتے تھے اور حضرت کے قیام بنگلور میں آپ کی دل و جان سے خدمت ہی اُن کا
نصب العین تھا اُن سے ہٹ کر جناب صادق پاشاہ صیغہ اکاؤنٹ بنک اور جناب
ریاض صاحب جو پوسٹ آفس میں ملازم تھے۔ حضرت قبلہ کے حیدرآباد قیام کے
زمانے میں جناب سید امتیاز احمد معینی چشتی جناب سید صادق پاشاہ معینی چشتی بھی
بنگلور سے حیدرآباد آئے ہوئے تھے اور اُن کا قیام حضرت قبلہ کے ساتھ دیوڑھی
نواب قدرت نواز جنگ بہادر میں تھا۔ اس زمانے میں میری رفیق حیات اور نسبتی
برادر ڈاکٹر مظفر الدین معینی چشتی بھی بقید حیات تھے حضرت کے ساتھ سماع کی
محفلوں میں جناب سید امتیاز احمد معینی چشتی کی بہت ہی عقیدت کے ساتھ شرکت
رہتی تھی اور اُن سے قریب تر رہنے کا موقعہ ملا اب جب کہ 1977 کی بات ہے
حضرت قبلہ کے حکم پر میں بھی آپ کے ساتھ سفر بنگلور میں شامل ہوں حضرت قبلہ
کے دونوں صاحبزادے جناب مبین میاں صاحب جناب ربو میاں صاحب اور
وجے نگر کالونی کے ایک بہت ہی عقیدت مند مرید جناب حمید معینی چشتی مہتمم
آبکاری بھی ہمارے ساتھ ہیں۔

اور یہ قافلہ حضرت قبلہ کی نگرانی میں بنگلور کے لئے نکلتا ہے جبکہ حضرت کے
عزیز ترین مرید جناب سید امتیاز احمد معینی چشتی کا کار حادثہ میں انتقال ہوچکا ہے اور
حضرت چاہتے تھے کہ جناب سید بشیر احمد (والد امتیاز) کو اور اُن کی اہلیہ کو پُرسہ دیں
اور اپنے عزیز مرید کی مزار پر فاتحہ اور دعائے مغفرت کریں جب ہم بنگلور پہنچتے ہیں تو
جناب سید بشیر احمد صاحب سے اور اُن کے چھوٹے صاحبزادے جناب سید مختار احمد

سے تعارف کروایا جاتا ہے۔ ہمارا قیام حضرت قبلہ کے ساتھ جناب سید بشیر احمد
صاحب کے مکان پر رہتا ہے جو Richmond Town بنگلور میں واقع ہے۔
حضرت قبلہ کے دوسرے قریبی مریدین میں جناب صادق پاشاہ معینی چشتی ،نواب
زادہ مسعود احمد خاں معینی چشتی ،سیف اللہ خاں معینی چشتی اور جناب ریاض معینی چشتی
وغیرہ سے بھی ملاقات ہوتی ہے اور اُن سے بہت ہی قریب رہنے کا موقعہ ملا قیام
بنگلور میں جناب بشیر احمد صاحب اور اُن کے گھر کے تمام افراد نے حضرت قبلہ کا
بہت عقیدت کے ساتھ بہت ہی خاص خیال رکھا۔ یہ میرا مشاہدہ رہا جب بھی مجھے
حضرت قبلہ کے ساتھ رہنے کا موقع ملا میں نے وہاں خانقاہی نظام پایا۔ قیام بنگلور
میں حضرت قبلہ کی کرم نوازی کا نتیجہ رہا میری نماز پنجگانہ پابندی کے ساتھ حضرت
کے ساتھ ہوتی رہی نماز فجر کو میں حضرت کو پابندی کے ساتھ جگاتا اور حضرت وضو
کرواتا۔ حضرت کے ساتھ نماز فجر جماعت سے ادا کرتا۔ اور جب حضرت قبلہ سورہ
یٰسین کی تلاوت کرتے اور وظائف کا ورد کرتے تو میں حضرت قبلہ کے لئے چائے
اور بسکٹ کا اہتمام کرتا یہ روزانہ کے معمولات میں تھا۔

یہ میری عین خوش نصیبی تھی کہ میں حضرت قبلہ کے اتنے قریب رہا اور
حضرت قبلہ کے ساتھ قریب 20 دن بنگلور میں قیام رہا۔ میں جناب سید بشیر احمد
صاحب کی مہمان نوازی کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکونگا آپ کی مہمان نوازی میں
ایک دن بھی میں ان کے رویہ میں کوئی کوتاہی محسوس نہیں کی بہت ہی خندہ پیشانی
سے ہم سب سے ملتے اور خوش رہتے تھے۔ سب سے پہلے اُن کی خوشی کی انتہا نہ تھی

کہ حضرت قبلہ اُن کے مخصوص مہمان تھے جو حضرت قبلہ کو خواجہ غریب نواز کے روپ
میں دیکھتے تھے اور آپ کا بہت بہت خیال فرماتے تھے اور قیام بنگلور میں اُنہوں
نے حضرت قبلہ سے سلسلہ عالیہ چشتیہ میں بیعت کی خواہش ظاہر کی اور حضرت قبلہ
سے بیعت کی سعادت نصیب ہوئی آپ اپنے پیر کے بہت عقیدت مند تھے اور
حضرت کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے تھے۔ بنگلور قیام کے زمانے میں حضرت قبلہ کے
طفیل میں مجھے وہاں کے قطب کامل حضرت توکل مستان باباؒ کے آستانہ پر حاضری
کی سعادت نصیب ہوئی ہمارے ساتھ جناب حمید معینی چشتی اور آپ کے دونوں
صاحبزادے جناب سید فضل المبین اور جناب سید فضل الرب بھی تھے۔ اس طرح
سے حضرت قبلہ کی میرے ساتھ خصوصی توجہ اور خصوصی دعائیں رہیں جناب سید
بشیر احمد صاحب معینی چشتی کے مکان میں قیام کے زمانے میں ایک شخص آکر بشیر
احمد صاحب کے دروازہ پر کھٹکھٹاتا ہے اور صاحب خانہ سے یہ کہتا ہے کہ توکل
مستان باباؒ سے ہم کو اشارہ ہوا ہے آپ کے مکان میں اجمیر شریف کے حضرت
ٹھہرے ہوئے ہیں اور وہ میری لڑکی کا علاج کریں گے۔ اُس شخص کی لڑکی ایک
معلّمہ تھی یعنی ٹیچر تھی۔ اور اُس لڑکی پر کتے کی شکل کا ایک جن وارد تھا۔ اشارہ بارگاہ
توکل مستانؒ سے ہوا تھا اس لڑکی کا علاج اجمیر شریف کی برگزیدہ شخصیت حضرت
سید محمد فضل المتین چشتی اجمیری کے ہاتھ میں تھا جو سید بشیر احمد معینی چشتی کے مکان
میں مقیم ہیں۔ اُس وقت ہم حضرت قبلہ کے ساتھ دیوان خانہ میں بیٹھے ہوئے تھے
اور اُس شخص کی گفتگو ہم کو صاف سنائی دے رہی تھی۔ اُن کی لڑکی بھی اُن کے ساتھ

آئی ہوئی تھی جو آسیب زدہ تھی۔ بشیر احمد صاحب کی خوشی کی انتہا نہیں رہی جب اُن کو یہ معلوم ہوا کہ اس شخص کی لڑکی کا علاج اجمیر شریف کے صاحب کریں گے۔ وہ خوش خوش میاں صاحب قبلہ کو تفصیلات بتاتے ہیں اور حضرت قبلہ بشیر صاحب کی ہدایت دیتے ہیں اُس شخص کو اُس کی لڑکی کے ساتھ علحدہ بٹھائیں۔

حضرت قبلہ مبین میاں صاحب کے ساتھ اُس ہال میں تشریف لے جاتے ہیں جہاں وہ شخص اپنی لڑکی کے ساتھ حضرت قبلہ کا منتظر تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں مبین میاں دیوان خانہ میں تشریف لاتے ہیں اور مجھ سے کہتے ہیں کہ حضرت قبلہ مجھے یاد فرمارہے ہیں میں اس ہال میں جاتا ہوں جہاں حضرت قبلہ بشیر احمد صاحب وہ شخص اور اُس کی لڑکی بیٹھے ہیں اور حضرت قبلہ اس لڑکی اور اُس کے باپ سے گفتگو فرمارہے ہیں حضرت قبلہ میری طرف مخاطب ہوکر کہتے ہیں۔ حسن الدین صاحب آج ہم اس لڑکی کا علاج آپ سے کروائیں گے۔ میں تھوڑی دیر کے لئے پریشان ہوگیا۔ حضرت قبلہ نے مجھے اپنے بائیں جانب کرسی پر بٹھایا اور اپنے داہنا ہاتھ میرے کاندھے پر رکھ دیا میں نے محسوس کیا ایک طاقت میرے ساتھ کام کررہی ہے اور تھوڑی دیر میں میری پریشانی دور ہوگئی کیوں کہ حضرت قبلہ کے یہ الفاظ حسن الدین صاحب جب ہم اجمیر سے نکلتے ہیں تو آقا کی نظر اور پوری توجہ ہمارے ساتھ رہتی ہے اور روحانی فیضان کا نزول ہوتا رہتا ہے۔ میں حضرت قبلہ کے بازو بیٹھا ہوں مقابل میں وہ صاحب موصوف اپنی آسیب زدہ لڑکی کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں حضرت قبلہ کی کرم نوازی ہے جو وہ اپنے مرید کو

ایک مقام دینا چاہتے ہیں آپ نے مجھے تلقین فرمائی کہ میں اس لڑکی کو دیکھتے ہوئے یہ پڑھوں ''یا معین الدین معین الحق'' ''اَعِنّا باِذن اللہ'' حضرت کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے میں ان کلمات کا ورد کرتا رہا۔ تھوڑی ہی دیر میں اُس خاتون کی کیفیت بدلتی گئی، اُس کے چہرے پر کتے کی شکل کی صورت اور کیفیت طاری ہوگئی اور جس طرح کتے کے منہ سے رال ٹپکتی ہے وہ کیفیت اس لڑکی میں نظر آرہی تھی پڑھ تو میں رہا تھا مگر حضرت کی روحانی توجہ پورا پورا کام کررہی تھی اور حضرت قبلہ کی نظر کام کرگئی اور یہ لڑکی اپنی نارمل حالت میں آگئی اور بالکل اچھی ہوگئی اور اُس کی آسیب زدہ کیفیت جاتی رہی حضرت قبلہ نے اُس لڑکی کو مبارکبادی دی اور فرمایا بیٹا تم بالکل اچھے ہوگئے ہو پھر اُس لڑکی کے والد کو ہدایت فرمائی گھر جاکر غریب نوازؒ کی فاتحہ دلوائیں۔ اُس شخص کی خوشی کی انتہا نہیں رہی اُسکی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے وہ تہہ دل سے حضرت قبلہ کا شکر بجالاتا ہے اور خوش خوش اپنی لڑکی کے ساتھ چلا جاتا ہے۔ یہ حضرت قبلہ کی کرامت نہیں تو اور کیا ہے بنگلور کے قطب حضرت توکل مستان باباؒ سے اشارہ ملنا اور اُن حضرات کا حضرت قبلہ کے پاس رجوع ہونا اور حضرت قبلہ کے ہاتھ پر اُس آسیب زدہ لڑکی کا علاج ہونا یہ سب میرے خواجہ غریب نوازؒ کا کرم ہے۔ جو اپنے چہیتے سید فضل المتین چشتی سے کام لے لیتے ہیں اور ساتھ ساتھ دنیا والوں کے سامنے اپنے چاہنے والے کے روحانی تصرفات کا بھی علم ہوجاتا ہے۔ سید بشیر احمد صاحب بھی بے حد خوش ہوگئے ایک اللہ والے کی شان ہوتی ہے کہ جب اُسے دیکھتے ہیں تو اُسے خدا یاد آجاتا ہے یہ

کیفیت میں اپنے پیرومرشد قبلہ میں پاتا ہوں قیام بنگلور کے زمانے میں حضرت
قبلہ کے ساتھ ایک خانقاہ کا ماحول بنا ہوا تھا۔نماز پنجگانہ بابرکت میں بڑا سکون ملتا
تھا جس جگہ میں حمید صاحب کے ساتھ سوتا تھا ایک رات میں نے خواب میں ایک
بہت بڑا اژدھا دیکھا جو میری طرف بڑھ رہا تھا اور میں گھبرا کر دور ہٹا جارہا تھا۔
اُس کمرے میں حضرت قبلہ اپنے دونوں صاحبزادوں کے ساتھ استراحت
فرمارہے تھے۔جب میں صبح نماز فجر کو اُٹھ کر حضرت قبلہ کو جگایا اور اس رات جو
خواب دیکھا تھا حضرت قبلہ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا جن جو ہوتے ہیں
اژدھے کی شکل میں آکر پریشان کرتے ہیں۔حضرت قبلہ نے مجھے جگہ تبدیل
کرکے سونے کو فرمایا جس میں آپ کی روحانی توجہ کو بھی بڑا دخل ہے۔ایک
زمانے میں بنگلور انگریزوں کا ہیڈ کوارٹر تھا اور مشہور ہے کہ انگریز جب مرتے ہیں تو
بدروح ہوجاتے ہیں۔حضرت قبلہ کا معمول تھا نماز عصر کے بعد ذکر واذکار سے
فارغ ہوکر چہل قدمی کے لئے نکلتے۔یہ حضرت قبلہ کا کرم تھا جو مجھے آپ کے
روحانی تصرفات کو بہت ہی قریب سے مشاہدہ کرنے کا موقع ملا بنگلور قیام کے
زمانے میں آپ کی میرے ساتھ ایسی روحانی توجہ رہی کہ 20 دن میں بنگلور میں
رہا ایک وقت کی نماز کبھی قطع نہیں ہوئی اور نہ ہی میری طبعیت خراب ہوئی۔
حضرت کی صحبت بابرکت سے میری علمی معلومات میں اضافہ ہوتا رہا اور جتنے دن
بھی رہا مجھے بڑا سکون نصیب ہوا۔ایسے محسوس ہورہا تھا جیسے میں دنیا و مافیا سے
بے خبر ہوں یہ ہے اللہ والوں کی خواجہ والوں کی شان ۔ جو اپنے متوسلین اور

معتقدین کے لئے فخر کا باعث ہے حضرت قبلہ کے روحانی تصرفات میں آپ کی
روشن ضمیری کو بہت بڑا دخل ہے جناب بشیر احمد صاحب کے مکان کے قریب میں
ایک مسجد تھی اور میں وہاں نماز ظہر ادا کرتا۔کچھ دیر کے لئے سوجاتا' حضرت قبلہ کو
محسوس ہوتا تھا کہ میں مسجد میں ہوں آپ خود تشریف لاتے اور میرے سامنے آکر
ٹھہر جاتے جب کہ میں نماز ظہر کے بعد حالت نیند میں رہتا مجھے ایسے محسوس ہوتا
کہ حضرت میرے سامنے کھڑے ہیں جب میری آنکھ کھلتی تو حقیقت میں حضرت
کو اپنی نظروں کے سامنے کھڑا ہوا دیکھتا۔حضرت کے قدم بوس ہوتا اور حضرت
کے ساتھ چلا جاتا۔قیام بلہاری میں ایک وقت حضرت قبلہ کے ساتھ کہیں جانے کا
اتفاق ہوا حضرت نے مجھ سے مخاطب ہوکر فرمایا حسن الدین صاحب اگر میں کسی
کو دیکھ لوں تو وہ میرے پیچھے پیچھے آنے لگے گا۔ہوا بھی ایسے کہ حضرت قبلہ نے
ایک شخص پر نظر ڈالی وہ بلاچوں وچرا خاموشی کے ساتھ حضرت کے پیچھے پیچھے چلنے
لگا یہاں تک حضرت جہاں ملاقات کے لئے گئے تھے وہ شخص خاموشی کے ساتھ
حضرت کے ساتھ آکر بیٹھ گیا اور آپ کا اتنا معتقد ہوگیا کہ ایسے معلوم رہا تھا وہ
حضرت کی شخصیت کو بہت قریب سے جانتا ہے اُس سے مجھے گفتگو میں پتا چلا وہ
شخص تبلیغی جماعت کا سرگرم کارکن تھا حضرت اپنے معمول کے مطابق بعد نماز عصر
ذکر واذکار کے بعد ہمارے ساتھ چہل قدمی کو نکلے میں حضرت سے واپس
حیدرآباد جانے کی خواہش ظاہر کیا تھا اور حضرت نے فرمایا تھا کہ میں ضرور آپ کو
بھیج دیتا اگر میرے پاس ٹکٹ کے لئے پیسے ہوتے حضرت متوکل ہیں اس وقت

حضرت بڑی خاص کیفیت میں تھے سفید شیروانی ذیب تن تھی جس کے بٹن کھلے رکھے تھے اور ہم حضرت کے ساتھ شہر بنگلور میں چہل قدمی کرر ہے تھے۔ اس وقت حضرت کی زبان پر علامہ اقبال کا یہ شعر تھا۔۔۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پر روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

حضرت قبلہ کی شخصیت حضرت قبلہ کے مقام کو سمجھنے کے لئے حقیقت میں دیدہ ور کی ضرورت ہے آپ نے مجھے حیدر آباد بھجوانے میں بھی توکل کا سہارا لیا تھا ہم حضرت قبلہ کے ساتھ چہل قدمی کرر ہے ہیں ایک شخص دور سے دوڑے دوڑے حضرت قبلہ کی طرف آتا ہے اور کہتا ہے سرکار میں کب سے آپ کو ڈھونڈر ہا ہوں پھر اُس نے کہا فلاں شخص نے آپ کے لئے یہ لفافہ بھجوایا ہے حضرت نے اُسے جیب میں رکھ لیا گھر آنے کے بعد وہ لفافہ کھولا تو اس میں پیسے تھے جو کسی نے حضرت کے لئے نذرانہ بھجوایا تھا۔ حضرت قبلہ کے یہ الفاظ تھے آقا کا فضل ہوگیا۔ حضرت نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اب آپ کے حیدر آباد جانے ٹکٹ کا بندوبست ہوگیا۔ حضرت قبلہ جناب قاسم صاحب کے مکان جاتے ہیں جو بنگلور کے بہت بڑے میوہ فروش تھے۔ جیسے ہی اُن کے مکان میں داخل ہوتے ہیں۔ میں محسوس کرر ہا تھا کہ میرا جسم سرد ہوتا جارہا ہے گھر متاثرہ تھا اور گھر کے اندر اُن کی لڑکی پر بھی اثرات وارد تھے (آسیب زدہ کیفیت تھی) حضرت قبلہ نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا ایسے محسوس ہوا کہ جسم میں گرمی کی حرارت دوڑ رہی

ہے اور جسم جو سرد محسوس ہو رہا تھا وہ کیفیت جاتی رہی۔ حضرت قبلہ جب گھر میں داخل ہوتے ہیں تو میں نے یہ محسوس کیا کہ قاسم صاحب کی لڑکی جس پر اثرات وارد تھے ایک چیخ مار کر دور چلتی جاتی ہے جیسے کسی نے اُس کو ڈھکیل دیا اس سے حضرت قبلہ کے روحانی کیفیات کا اندازہ ہوتا ہے اور وہ لڑکی دور سے خوف زدہ حالت میں حضرت کو دیکھ رہی تھی یہ میرا مشاہدہ ہے کوئی بھی آسیب زدہ شخص حضرت قبلہ کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا۔ آپ اُس لڑکی کی والدہ کو ضروری ہدایت دے کر وہاں سے رخصت ہوتے ہیں۔ حضرت قبلہ بنگلور سے حمید صاحب کی خواہش پر انت پور کا پروگرام ترتیب دیتے ہیں۔ بنگلور میں جتنے دن بھی حضرت قبلہ کے ساتھ میرا قیام رہا بہت ہی یادگار دن گزرے جس میں ایک خانقاہی ماحول بنا رہا جہاں آپ کے ساتھ نماز پنجگانہ کا اہتمام رہا حضرت قبلہ کی زبان مبارک سے تذکرہ غریب نواز کا تسلسل قائم رہا حضرت کا نماز فجر کے بعد تلاوت یٰسین شریف اور درود شریف کا اہتمام اور اُس کے ساتھ حضرت کو چائے اور بسکٹ پیش کرنا۔ میرے معمولات میں آچکا تھا بڑا ہی سکون ملتا تھا ۔انت پور جانے کے لئے ہم سب حضرت قبلہ کے ساتھ بنگلور ریلوے اسٹیشن پہنچتے ہیں۔ حضرت قبلہ بنگلور چھوڑنے سے پہلے اپنے مرید خاص سید امتیاز مرحوم کی مزار پر ایک بار پھر فاتحہ پڑھ کر وہاں سے نکلیں اس خیال سے حضرت قبلہ جناب بشیر احمد صاحب کے ساتھ قبرستان تشریف لے جاتے ہیں۔ حضرت قبلہ کے فرزندان مبین میاں /ربّو میاں /حمید صاحب اور میں ریلوے اسٹیشن

بنگلور پر حضرت قبلہ کے منتظر ہیں میں بہت بے چینی محسوس کر رہا تھا کہ کہیں ٹرین
چلی نہ جائے جبکہ ٹرین کے نکلنے کا وقت قریب آ گیا تھا اور جناب حمید صاحب کو
یقین تھا کہ جب تک حضرت قبلہ تشریف نہیں لائیں گے ٹرین یہاں سے نکل
نہیں سکتی۔ جناب حمید صاحب معینی چشتی کی عقیدت رنگ لاتی ہے اور ٹرین کو
اُس دن اپنے مقررہ وقت سے نصف گھنٹہ کی تاخیر ہو جاتی ہے اس اثناء میں
حضرت قبلہ بنگلور ریلوے اسٹیشن تشریف لے آتے ہیں اور حضرت ٹرین میں
اپنی سیٹ پر تشریف فرمانے کے بعد ٹرین حرکت میں آ جاتی ہے۔ ٹرین میں بیٹھنے
کے بعد اب ہم کو انت پور جانا ہے دوران سفر اُسی ٹرین کے کوچ میں جہاں ہم
سب حضرت قبلہ کے ساتھ بیٹھے ہیں دو عورتیں داخل ہوتی ہیں اور ایک عورت کے
باز و آ کر بیٹھ جاتی ہیں جو اپنی لڑکی کے ساتھ تنہا بیٹھی ہوئی تھی۔ حضرت قبلہ کچھ دیر
کے لئے اس کوچ کے برتھ پر آرام فرمانے کے لئے چلے جاتے ہیں پھر میں دیکھتا
رہا کہ حضرت قبلہ اچانک بیٹھتے ہیں اور برتھ سے اُتر کر آ کر میرے باز و بیٹھ جاتے
ہیں اس وقت حضرت کی آنکھیں بہت سرخ ہو جاتی ہیں اور مجھ سے مخاطب ہو کر
کہتے ہیں حسن الدین صاحب مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے گولی ماردی۔ پھر
اپنی نظریں اس ٹرین کے کوچ میں جس میں ہم سب بیٹھے ہیں دوڑاتے ہیں۔ پھر
حضرت کو روحانی اعتبار سے محسوس ہوتا ہے کہ وہ دو عورتیں جو ایک عورت کے
ساتھ بیٹھے ہیں ٹھیک نہیں ہیں۔ پھر آپ اُس خاتون کو جو اپنی بچی کے ساتھ اُن
عورتوں سے محو گفتگو تھی بلا کر اپنے باز و بٹھا لیتے ہیں پھر اُس خاتون سے اُن

عورتوں کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں پتہ چلتا ہے کہ وہ عورتیں
حقیقت میں صحیح نہیں ہیں اور اس خاتون کو اغوا کر کے اپنے ساتھ لے جا کر اس
عورت سے پیشہ کروانا چاہتی ہیں حضرت ان بدمعاش عورتوں کے عزائم کو بھانپ
لیتے ہیں۔ اور اس عورت کو ترغیب دلاتے ہیں کہ وہ عورتیں صحیح نہیں ہیں اُن کے
باتوں میں مت آیئے۔

انت پور اسٹیشن آنے سے پہلے ٹرین ایک اسٹیشن پر تھوڑی دیر کے لئے
رکتی ہے حضرت قبلہ مجھ سے یہ فرماتے ہیں حسن الدین صاحب میں ابھی آبان
بیگ صاحب کو فون کر کے آتا ہوں جو اُس زمانہ میں انت پور کے ڈی.ایس. پی
تھے حضرت قبلہ ادھر ٹرین سے باہر اُترتے ہیں اُدھر وہ بدمعاش عورتیں ٹرین سے
نیچے اُتر جاتی ہیں اور نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہیں اُس اثناء میں حضرت قبلہ ٹرین
میں تشریف لاتے ہیں اور حضرت قبلہ کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ عورتیں نظروں سے
اوجھل ہو چکی ہیں۔ مسکراتے ہیں۔ پھر اُس عورت سے پوچھتے ہیں کہ وہ کہاں کی
رہنے والی اور کہاں جاری ہیں حضرت قبلہ کو وہ کہتی ہے بنگلور میں میں اپنے ماں
باپ کے گھر میں تھی میرا شوہر ایک عرصہ سے مجھ سے دور ہے اور وہ مجھ سے
مشکوک ہے اُس کا کہنا ہے کہ یہ لڑکی اُس کی نہیں ہے اسلیئے وہ بد دل ہو کر بنگلور
اپنے ماں باپ کے گھر سے بھی نکل گئی اُسے خود سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ وہ کہاں
جائے۔ حضرت قبلہ نے اس خاتون سے پوچھا تمہارا سسرال کہاں کا ہے معلوم ہوا
کہ اس کا شوہر اور اس کے ساس سسر رائے درگ کے رہنے والے ہیں۔

جو انت پور سے قریب ہے کچھ دیر کے لئے حضرت نے مجھ سے کہا حسن الدین
صاحب آپ اس خاتون کو حیدر آباد لے جایئے میں عائشہ بی بی (یعنی میری اہلیہ)
کو سمجھا دونگا۔ جب میں راضی نہیں ہوا حمید صاحب سے بھی ایسا ہی سوال کیا کہ
وہ اپنے ساتھ حیدر آباد لے جائیں حمید صاحب نے بھی رضامندی ظاہر نہیں کی
حضرت نے طے کیا کہ اس لڑکی کو اپنے ساتھ اننتا پور لے جائیں گے پھر وہاں
جا کر سوچیں گے۔ ہم انت پور ریلوے اسٹیشن پہنچتے ہیں۔ ہم حمید صاحب کے
مکان انت پور پہنچتے ہیں وہاں رات کا کھانا ہوتا ہے۔ حضرت قبلہ رات کے
کھانے کے بعد گھر کے لوگوں سے محو گفتگو ہیں باہر بانس کے پلنگ پر میں مبین
میاں، ربو میاں (حضرت کے صاحبزادے) بیٹھے ہوئے ہیں ہمارے قریب
میں کئی کتے بہت ہی بڑے بڑے۔ ایسے کتے میں نے آج تک نہیں دیکھے خاموش
دم دبائے ہوئے بیٹھے ہیں اور مبین میاں یہ منظر دیکھ دیکھ کر مسکراتے جا رہے ہیں۔
حضرت قبلہ سے جب میں نے یہ بات بتلائی تو آپ نے فرمایا جو آپ نے اُس
لیڈی ٹیچر کا روحانی علاج کیا جس پر ایک جن کتے کی شکل کا وارد تھا یہ اُس کا نتیجہ
ہے۔ دوسرے دن یہ طے ہوتا ہے کہ میں انت پور سے حیدر آباد چلا جاؤں اور
حضرت قبلہ حمید صاحب اور اُس لڑکی کے ساتھ رائے درگ کا پروگرام بناتے
ہیں۔ دوسرے دن میرا پروگرام حیدر آباد کا بنتا ہے میں انت پور اسٹیشن پر حیدر آباد
کے لئے جانے والی ٹرین کا منتظر ہوں۔ اُس وقت میری آنکھوں میں آنسو تھے۔
حضرت کے ساتھ قریب 20 دن بنگلور میں گزرے جس میں حضرت کے

شب و روز کو بہت قریب سے دیکھنے کی سعادت مجھے نصیب ہوئی۔ حضرت کے
ساتھ یہ ایام خانقاہی معمولات سے کم نہ تھے حضرت کو جب اتنا قریب سے دیکھنے
کا موقع ملا تو میں یہ تاثر دیئے بغیر نہیں رہ سکتا حضرت دیکھنے میں تو ایک عام انسان
کی طرح نظر آتے ہیں۔ مگر حضرت کو شب و روز دیکھنے والی یہ آنکھیں یہ کہنے پر
مجبور ہیں کہ وہ آدمی ہے مگر چیزے دگر۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنا دردمندانہ دل دیا ہے کہ وہ کسی کی تکلیف کو دیکھ کر
بے چین ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اُن کی نظر میں وہ تاثیر دی ہے کہ وہ جس پر بھی
نظر ڈالیں وہ ان کا دیوانہ ہو جاتا ہے آسیب زدہ لوگ حضرت کی نظر کی تاثیر سے
صحت یاب ہو جاتے ہیں حضرت کی زبان مبارک میں اللہ پاک وہ تاثیر دی ہے
کہ حضرت کی زبان مبارک سے جو بھی نکلتا ہے اُس کی مرادیں بر آتی ہیں۔ میں
نے بنگلور کے سفر میں یہ بھی محسوس کیا کہ حضرت قبلہ جس جگہ بیٹھتے ہیں جس جگہ
سوتے ہیں جس جگہ عبادت کرتے ہیں جس جگہ تلاوت کرتے ہیں وہ جگہ نورانی
دکھائی دیتی ہے حضرت کی روزمرہ کی کرامتوں کا میں نے بہت قریب سے مشاہدہ
کیا ہے جب تک میں زندہ رہونگا مجھے اپنے پیرومرشد کی شخصیت پر فخر و ناز ہمیشہ
رہے گا۔ اللہ پاک اُن کو عمر درازی کے ساتھ تندرست اور با کرامت رکھے۔ آمین
ثم آمین ۔۔۔۔

بنگلور سے میں حیدر آباد آ جاتا ہوں تھوڑے ہی دن میں حضرت قبلہ کی
حیدر آباد آمد ہوتی ہے حمید صاحب سے تفصیلی علم ہوتا ہے کہ حضرت قبلہ اپنے

فرزندان اور حمید صاحب کے ساتھ اُس لڑکی کو لے کر رائے درگ جاتے ہیں وہاں جانے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ یہاں کے لوگ اہل حدیث ہیں۔ حضرت قبلہ اس لڑکی کے ساس اور سسر کو بلاتے ہیں اور تفصیلات اُس لڑکی کے بارے میں معلوم کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں یہ خاتون بدکردار ہے اور جس بچی کو اس نے جنم دیا ہے وہ اُن کے لڑکے کی نہیں حضرت قبلہ کے دریافت کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ اُس کا شوہر گاؤں میں نہیں ہے باہر کام کرتا ہے اس وقت حمید صاحب حضرت کے پیر پکڑ لیتے ہیں اور کہتے ہیں حضرت قبلہ آپ چاہیں تو اس کا شوہر آسکتا ہے۔ پھر جب حضرت قبلہ کی روحانی طاقت اور کرامت کا صاف صاف ظہور نظر آتا ہے اور تھوڑی ہی دیر میں ہلچل ہوتی ہے کہ اس کا شوہر گاؤں میں آگیا ہے حضرت قبلہ جب اُسے بلا کر اس کی بیوی کے تعلق سے دریافت کرتے ہیں تو وہ بھی آپ سے وہی کہتا ہے کہ یہ عورت بدکردار ہے اور یہ بچی اُس کی نہیں اب حضرت جمالیت سے جلالیت میں آجاتے ہیں اور کھینچ کر ایک طمانچہ اُس کے گال پر رسید کرتے ہیں اُس کی عقل ٹھکانے آجاتی ہے وہ اپنی غلطی اور بدگمانی کا اعتراف کرلیتا ہے اور اُس خاتون اور اُس بچی کو اپنا لیتا ہے۔ اور حضرت یہ سب طے کر کے کرنول سے ہوتے ہوئے جہاں آپ کے ایک معتقد بزرگ اور عربی کے پروفیسر پاشاہ قادری جو آپ کی آمد کے منتظر رہتے ہیں اُن سے مل کر قیام کرنے کے بعد حیدرآباد تشریف لاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

سید ما، شیخ ما، پیران پیر ماتوئی
یا معین الدین چشتیؒ دستگیر ماتوئی